اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۵ — مطبوعہ ۲۰ - جون ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۲۰ جون ۱۸۸۹ء روز پنجشنبہ

قابل غور معاونان کانگرس۔ بقول نصرت دہلی پنچ

۸ مئی میں لاہور کی میونسپل کمیٹی کے نفاق تعصب اور بغض کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ "اُسمیں کم سے کم نصف یوروپین ممبر مقرر ہوں جو لاہور کے پبلک خیالات سے بھی واقف ہوں تو بہت خوب ہے۔" جائے غور ہے کہ جس حال میں کہ لوکل سلف گورنمنٹ کے قائم کرنیکا خاص مقصد اس ملک کے لوگوں کو حکومت کرنا سکھلانیکا ہے۔ اور حالانکہ چند برس بھی گذر چکے ہیں پر انکو ابتک حکومت کرنا نہیں آیا۔ اور پھر بھی لاہور جیسی جگہہ کی میونسپل کمیٹی میں انگریز ممبروں کی یہانتک ضرورت بیان کیجاتی ہے کہ کم سے کم نصف ہوں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب اس کام کے لئے ہمارا ملک لیاقت نہیں رکھتا تو کیا معنے کہ کانگرس جیسے بھاری کام کو انجام دے سکیگا ✦

ہم اخبار آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۳ جون ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۸ کے کالم اول میں اس خبر کو پڑھکر نہایت حیران ہوئے ہیں کہ "عالیجناب ولیعہد صاحب مہاراجہ صاحب بہادر رئیس بانسی نے اپنے تمام مسلمان ملازموں کو ماہ رمضان کیواسطے بالکل رخصت عطا فرمائی اور یہہ حکم دیا کہ سوائے آرام کے اور کوئی کام نہ کریں۔ ساتھہ ہی اسکے یہہ آرڈر ہے کہ جو شخص مسلمان روزہ نہ رکھیگا اور نماز پنجگانہ ادا نہ کریگا اُس سے ۲۵ روپیہ بطور جرمانہ لیا جاویگا" یہہ تو خوب آرڈر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آرڈر دینے والے رئیس ہندو ہیں کیونکہ صاحب اخبار یہہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ "کہاں ہیں وہ لوگ جو فرمایا کرتے ہیں کہ اب ہندو اور مسلمانوں کے باہم صفائی ممکن نہیں ہے" ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کیا وہ جو زبردستی روزہ اور نماز ادا کرنے کا تقاضا کرتے ہیں خود بھی وہی کام کرتے ہیں یا نہیں اور کیا وہ مسلمان مذہب کے عقائد کو سچ و برحق مانتے ہیں؟ و کیا وہ عبادت جو زبردستی اور جبر سے کروائی جاتی ہے قبول ہوگی ہرگز نہیں۔ دعا و عبادت تو وہ مستجاب ہوگی جو دل کے شوق اور سرگرمی سے کیجاویگی۔ اور نہ کو دھینگا مستی سے کروائی جاوے۔ یہہ تو ایک بیگار ٹھہری۔ دعا کا تعلق دل کے ساتھہ ہے نہ کہ ظاہرا بدن کے جھکانے کے ساتھہ اور ایسا ہی روزہ بھی دلی نفس کشی سے مطلب رکھتا ہے نہ کہ صرف بدن کے بھوکے رکھنے سے رئیس موصوف کا حکم اسبات کے بارے میں بیجا ہے ✦

ہمعصر نصرت بحوالہ دوست ہند ۸ مئی ۱۸۸۹ء تحریر فرماتا ہے کہ پادری رجب علی صاحب نے ایک ریویو لکھا ہے کہ جسمیں صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ "کانگرس فی الحقیقت اہل ہند کے لئے ایک نہایت مبارک فال ہے آنریبل مولوی سید احمد خانصاحب بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کوئی بڑے

آدمی نہیں ہیں۔ اور نہ انگریزی جانتے ہیں۔ آخر کار اس مقابلہ اور مخالفت کی پیش نہ جائیگی۔ کانگرس کے مقاصد میں ترمیم ہو تو ہو مگر سر سبز ضرور ہوگی۔ فی الحال تو جہانتک دیکھا گیا ہی کانگرس کا ہونا بدشگون اور ملک اور قوموں کے لئے سبب نفاق اور ضد کا ہوا ہی۔ روزانہ پنجاب نے اپنے کسی گذشتہ پرچہ میں غالباً کانگرس کی بابت ذکر کرتے وقت اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ابھی ہمارا ملک ایسی باتوں کے لائق نہیں اور اکثر لوگ یہہ بھی نہیں جانتے کہ آیا کانگرس کس دوا کا نام ہی اور پیٹریاٹک ایسوسی ایشن کس جانور کو کہتے ہیں۔ یہہ بالکل درست ہی۔ اور ابھی جہانتک دیکھا جاتا ہی کسی صورت سے بھی پادری صاحب کا قول کہ "کانگرس فی الحقیقت اہل ہند کے لئے ایک مبارک فال ہی"۔ قابل تسلیم نہیں۔ اور پادری صاحب جو دو باتیں سید صاحب بہادر کے حق میں فرماتے ہیں کہ وہ کوئی بڑے آدمی نہیں اور کہ وہ انگریزی نہیں جانتے۔ ہر دو امور کی صداقت تو بخوبی اُس قدر و منزلت اور بزرگی اور لیاقت سے صاف ظاہر ہی جو اُنکو آج گورنمنٹ ہند کیطرف سے حاصل ہی۔ اُسکے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں۔ اور جو کانگرس کی بابت صاحب موصوف کی پیشین گوئی ہی اُسکے پورا ہونے یا نہ ہونے کی بابت ہمکو کچھ کلام نہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ ہند ابھی اس امر کے نہ تو مخالف اور نہ موافق (پر اگر کسیقدر مخالف کہیں تو بجا ہی) ہی ہمکو تو کانگرس کا ہونا ہندوستان کیواسطے کمبختی اور بدبختی کا نشان معلوم ہوتا ہی۔ اور خدانخواستہ اگر کانگرس والوں کی اُمیدیں برآئیں تو اسکے بعد اس ملک میں کانگرس کی کارروائی سے رونا پیٹنا تو پڑ ہی جائیگا +

ہمعصر خیر اندیش مطبوعہ یکم جون ۱۸۸۹ء میں تحریر کرتا ہی کہ "اضلاع متحدہ امریکہ کے علاقہ النباس میں قطعی حکم دیا گیا ہی کہ نیم حکیم لوگ معالجہ نہ کرنے پاویں۔ بس سے تین ہزار نیم حکیم کام بند کر دینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی کوئی ایسا قانون جاری ہونا چاہئے جس سے غریب مریضوں کا خون نہ ہو۔" اگر ہندوستان میں ایسا حکم جاری ہو جاوے تو یقین ہی کہ ہزارہا لوگوں کا روزگار کہ جنکا صرف کام ہی یہہ ہی کہ دو ایک کتابیں حکمت کی دیکھ لیں اور حکیم بن بیٹھے اور بخوبی روٹیاں کھالیں چاہے مریض مرے یا جیوے۔ اُنکو صرف نظر لینے سے کام ہی۔ بالکل بند ہو جاویگا۔ بہت بہتر ہوگا۔ ایسے حکیموں سے صدہا جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ایک مثل مشہور ہی۔ "نیم حکیم خطرہ جان۔ نیم مُلا خطرہ ایمان" +

*کیا سچ مچ صاحب موصوف زبان انگریزی سے بے بہرہ ہیں؟ ہم تو ... سمجھ سکتے ہیں کہ سید صاحب بہادر انگریزی زبان میں بخوبی ...

کوہ نور لکھتا ہی کہ "ایک اخبار میں یہہ بیان کیا گیا ہی کہ بنگال پولیس کی ہدایت کے لئے ایک سرکیولر جاری ہوا ہی کہ وہ تمام فقیروں۔ جوگیوں۔ سنیاسیوں۔ سادھوؤں اور اسی جماعت کے دوسرے لوگوں کی جنکی نسبت یہہ خیال کیا گیا ہے کہ اُنہوں نے گیروے بستر اسقدر مذہبی اغراض کے لئے نہیں پہنے ہیں جسقدر اس امر کے لئے کہ اس لباس میں وہ محفوظ طور پر ناراضی کا بیج بو سکتے ہیں نقل حرکات کی نگرانی کرے"۔ اگر ایسا ہی پنجاب کے لئے بھی حکم جاری ہو جاوے تو بہت خوب ہو۔ کیونکہ بیشمار فقیر ایسے اِدھر اُدھر پھرتے اور بڑی بڑی کارروائیاں اپنے بھگویں بھیس میں کیا کرتے ہیں جنکو دیکھ کر صاف معلوم ہو جاتا ہی کہ اس بھیس کی آڑ میں ہو کر اُنہوں نے دنیا کو لوٹنے کا عمدہ طریقہ نکالا ہی۔ بعض تو چوروں کے ساتھ ملکر چوریاں کرواتے دن کیوقت بخوبی موقعہ دیکھ آتے ہیں۔ کیونکہ کوئی اُنکو کسی جگہہ نہیں روکتا۔ اور رات کو اُسی جگہہ چوری کر لیتے ہیں۔ اور بعضوں نے بردہ فروشی ہی اختیار کر رکھی ہی و علی ہذالقیاس۔ اگر اسطرح پر انکا بھی انسداد ہو تو بہت بہتر ہو کیونکہ خلق خدا کو بُری طرح پر ستاتے ہیں اور بعض تو اسطرح پر بھیک مانگتے ہیں کہ گویا اُن کا کوئی پچھلا قرض دینا ہی اور جبراً لینے کا دعوی کرتے ہیں +

ہم نے حال میں مخزن مسیحی میں پڑھا ہی کہ گورنمنٹ نے آریہ سماجوں کے آرفنیجز (یتیم خانوں) کو دو روپیہ آٹھ آنہ فی یتیم ماہوار دینا منظور کر لیا ہی۔ ہم بڑا تعجب کرتے ہیں کہ ایسے ہی کام کیواسطے گورنمنٹ مشن کو صرف دو روپیہ دیتی ہی۔ اس دورنگی کے کیا معنے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کو یہہ بالکل مناسب نہیں مشن آرفنیجز کے مہتمم صاحبان کو ضرور چاہئے کہ اس معاملے کی بابت گورنمنٹ کی خدمت میں عرضیاں گذرانیں +

گریشین میتھالوجی

یعنے

یونانیوں کے دیوتے

جب ہماری نظر دنیا کے بیشمار مذاہب اور مختلف قسم کے عقیدوں پر پڑتی ہی اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس معاملے میں کتنا کچھ اختلاف اور خلاف رائیں ہیں۔ تو طبیعت حیران اور عقل پریشان ہو جاتی ہی۔ اور دل بڑے تفکرات میں پڑ جاتا ہی اور دل میں خیال آتا ہی کہ کیا یہہ سب خیالات جو کسی نہ کسی عاقل و عالم و فاضل نے ہر ایک مذہب کی بابت ظاہر کئے ہیں ٹھیک نہ ہونگے۔ اگر ہماری عقل تھوڑی یا ناکمل ہو لیکن کیا اُن داناؤں کی عقل و فہم جو ہم سے کہیں بڑھکر تھی ایسا بارے میں قابل قدر کے نہ ہوگی کیا یہہ یا وہ مذہب جسکے بانی مبانی فلانے یا فلانے تھے سچا نہ ہوگا۔ اور اگر نہیں تو کیونکر اُن کی عقلیں جو ایسے دانا اور فاضل تھے دھوکا کھا سکتی تھیں۔ اور جنہوں نے بڑے بڑے سائنس دریافت کئے کیا اس ایک خاص بات کے بارے میں غلطی کھا سکتے تھے۔ تو اسکے بارے میں ہمکو پاک کلام انجیل مقدس کی ایک آیت یاد آتی ہی جو ۱۔ قرنتیوں کے ۱۔ باب کی ۲۱۔ آیت میں مرقوم ہی کہ "دنیا نے اپنی حکمت سے خداوند کو نہ پہچانا۔ بلکہ یہہ بھی لکھا ہی کہ "کیا خدا نے اس

دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا"۔ ہاں یہہ بات صاف ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ ہم اُنکے مذہبی عقائد سے واقف ہوتے ہیں اور اُن کے اصولوں کو پڑھتے ہیں اور داناؤں کی دانائی کیطرف ذرہ غور کرتے ہیں تو کوئی نہ کوئی غلط خیال اُنکی باتوں میں ضرور ہی ملا ہوا پاتے ہیں۔ جس سے یہہ پاک کلام کا فرمان بالکل صادق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ ہم اسبات کی تصدیق ذیل کے بیان سے کرینگے۔ جسوقت کہ ملک یونان عقل و دانائی میں تمام دنیا میں بینظیر تھا۔ اور بڑے بڑے عالم و فاضل یونانی حکماء موجود تھے اُسوقت اُنکا مذہب بالکل بت پرستی تھا۔ اور اُنکے خیالات درباب مذہب بڑے عجیب و غریب تھے جنکا ہم اسوقت کچھہ مختصرًا بیان کرتے ہیں +

اُسوقت یونانی تین قسم کے دیوتے مانتے تھے۔ اول سیلیشل یعنے آسمانی۔ دوئم میرین یعنے بحری۔ اور سوئم انفرنل یعنے دوزخی۔ اُنکے خیال میں پہلی قسم کے دیوتے آسمان پر رہتے تھے۔ اور دوسری قسم کے سمندر میں اور تیسری قسم کے زمین کے نیچے مہیب جگہہ میں رہتے تھے۔ اور اُن کے سوا اور بہت قسم کے چھوٹے چھوٹے دیوتے مانے جاتے تھے جو اُنکے خیال میں جنگلوں اور ندی نالوں میں سکونت کرتے تھے پہلی قسم کے دیوتے یہہ تھے۔ جوپیٹر۔ اپلو۔ مارس۔ مرکری۔ بیکس۔ ولکن۔ جونو۔ منیروا۔ وینس۔ ڈیانا۔ سیرس اور ویسٹا۔ اور ان سب کے اعتقاد میں مختلف کام بتاتے تھے۔ مثلاً گرج اور بجلی جب گرتی تھی تو خیال کرتے تھے کہ جوپیٹر ناراض ہوگیا۔ اور سورج کی گردش کا خیال تھا کہ اپلو دیوتا اسکو چلاتا ہے۔ مارس لڑائی کا دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ وینس خوبصورتی کا۔ مرکری چوروں کا دیوتا۔ اور بیکس شرابیوں کا دیوتا خیال کیا جاتا تھا وغیرہ وغیرہ دوسری قسم کے دیوتے بھی بہت تھے مگر اُنمیں سے نیپچون سب کا سردار تھا اُسکی سواری کی گاڑی بڑی عجیب تھی۔ اور اُسکے گھوڑوں کی دُمیں مچھلیوں کی دُموں کی مانند تھیں۔ اور جب کبھی وہ سیر کرتا تھا تو تمام بحری دیوتے اُسکے ارد گرد جمع ہوجاتے تھے +

تیسری قسم کا دیوتا پلوٹو تھا۔ جو زمین کے نیچے مہیب جگہہ میں رہتا تھا۔ اور ایک خوفناک اور ڈراونی شکل میں گندھک کے ایک بڑے تخت پر بیٹھتا تھا +

مندرجہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے علم و عقل کے زمانے میں بھی مُلک یونان ایک گہری جہالت اور تاریکی کے بڑے بھنور میں پڑا ہوا تھا۔ اور باوجود بڑے بڑے حکماء و فضلاء کے یہہ واہیات خیالات پھیل رہے تھے کیوں عقل کی روشنی نے اُنکو دور نہ کیا۔ اور اُنکی بت پرستی کو نہ مٹایا سبب اسکا سوا اسکے اور کچھہ نہیں کہ دنیا کی حکمت خدا کو پہچان نہیں سکتی۔ اور اس لئے وہ خدا کی باتوں کی حقیقت سے محروم رہے۔ اب ایسا ہی بلکہ اس سے بدتر حال اور تمام ملکوں کا بھی ہے۔ خصوصًا ہمارے ملک ہندوستان کا بھی ابتک یہی حال ہے۔ کہ اپنی بت پرستی اور وہمات پرستی سے آنکھہ نہیں کھولتا اور اگر کچھہ ذرہ سی بیدار بھی ہوتا ہے لیکن پھر بھی ایک بڑی بھاری غفلت کی نیند میں خراٹے مارتا ہے۔ حالانکہ علم و عقل نے زمانے میں بڑی ترقی حاصل کی ہے اور سیکڑوں ہزاروں آرٹس پڑھ گئے ہیں۔ اور بڑی بڑی ڈگریاں بھی حاصل کی ہیں۔ مگر مذہب کی بابت وہی پُرانے اور ردّی خیالات بھرے ہوئے ہیں۔ اگرچہ تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بہت کچھہ سعی و کوشش بھی کی ہے۔ اور کہیں نیچری کہیں برہمو اور کہیں کچھہ بن بیٹھے ہیں۔ مگر تاہم اپنی عقل و دانائی کے سبب سچ اور حقیقت کو پا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ اصلیت عقل کے احاطہ میں نہیں بلکہ عقل سے برتر اور افضل ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب عقل اس امر میں بالکل بیکار رہ گئی تھی تو خدا کی یہہ مرضی ہوئی کہ منادی کی بیوقوفی سے ایمان والوں کو بچاوے۔ ۱۔ قرنتیوں کا ۱:۲۱ اور وہ منادی کیا ہے۔ یہہ کہ مسیح مصلوب پر ایمان لا تو تو نجات پاویگا۔ کیونکہ وہ تیرے گناہ کے بدلے قربان ہوا +

غور طلب

خداوند کا خوف دانش کی ابتدا ہے +

مراسلات

بقیہ عیسویت شافی قدرت ہے

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۲ - ۹۹ء

دفعہ ۴ ہمیشہ کی زندگی

"ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں" + یوحنا ۱۷: ۳

اس عنوان کے تحت میں یہہ واضح کیا چاہتا ہوں کہ بغیر خداوند مسیح کے روحانی زندگی اور ہمیشہ کی زندگی ناممکن ہے۔ یہی امر ہے جسکی تحصیل کے لئے کفارہ مسیح کا انتظام کیا گیا تھا اور مسیح کے کفارہ کی تاثیر کو سمجھنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم جانیں کہ ہمیشہ کی زندگی کیا ہے۔ اس دنیاوی زندگی کے لئے انسان کتنا فکر کرتا ہے اور اسکے قیام کی کیا کیا تدبیریں سوچتا ہے تو ہمیشہ کی زندگی کسقدر سوچ و فکر کی متقاضی ہے اور لوگ اسی کی نسبت زیادہ تر بے فکر رہتے ہیں بعضے تو اسبات کو مانتے ہی نہیں۔ بعضے جون بدلنا اور بعضے ناس ہوجانا مانے بیٹھے ہیں۔ مدتوں سے اکیلے دین عیسوی کی یہہ آواز ہے۔ کہ ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ گنہگار نیچری انسان کے لئے خوشی کی خبر ہے کہ دین کی اس دلیل کے لئے سائنس کی گواہی بھی ظاہر ہوئی ہے۔ اور ذیل میں کترن پروفیسر ہنری ڈرمنڈ (F.G.S. F.R.S.E.) کی کتاب 'Natural law in the Spiritual world' سے اس مضمون کا اختصار اور ترجمہ پیش کرتا ہے ناظرین غور فرماویں +

وہو ہذا

ابتک مسیحی فلاسفر نیستی کے برخلاف عملی ثبوت پر صابر

رہا ہے۔ یا کہ ٹیلر صاحب کے ساتھ اُنہے کیڑوں مکوڑوں کی تبدیلی صورت سے آئندہ زندگی کی دلیل نکالی ہے اور یا لا آف کانٹی نیوٹی کی بنا پر مکمل اور موثر دلائل قائم کئے ہیں۔ لیکن اب ہم زیادہ نزدیک آ سکتے ہیں۔ اور اب یہ پہلی بات ہے کہ سائنس بقا کی تعلیم میں دین عیسوی کے ساتھ صریح اتفاق دکھاتا ہے۔ وہ ہمارے سامنے ہمیشہ کی زندگی کی ایک واقعی تعریف پیش کرتا ہے جو اُسکی لازمی شرطوں کی پوری اور صحیح تفتیش پر مبنی ہے سائنس دعویٰ نہیں کرتا کہ وہ اُن شرائط کو پورا کر سکتا ہے۔ اسکے پیرو ہمیشہ کی زندگی کے قابض ہونیکا دعویٰ نہیں کرتے۔ وہ ہمیشہ کی زندگی کی صرف ضروری شرائط کا تقاضی کرتا ہے۔ اور اس بات سے سروکار نہیں رکھتا کہ کوئی قدرتی وجود ایسا ہوگا یا کہ ہے جو ہمیشہ کی زندگی رکھتا ہو۔ اور وہ سوال جو ہمنے حل کرنا ہے یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ کی زندگی رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں کیا وے اُن شرطوں کو پورا کرتے ہیں جو سائنس طلب کرتا ہے۔ یا کہ وہ شرائط کچھ اور ہیں؟ خلاصہ یہہ کہ ہمیشہ کی زندگی کا مسیحی خیال سائنس کے مطابق ہے یا نہیں؟ +

مسٹر ہربرٹ سپینسر (جنہے کچھ مذہب کے لحاظ سے ہمیشہ کی زندگی کی تعریف نہیں کی) نہایت ہوشیاری سے محیط اور زندگی (Environment and Life) کی تشریح کرتا ہے وہ اُس اصول کو ظاہر کرتا ہے جسکے بموجب زندگی اعلیٰ یا ادنیٰ دراز یا کوتہ ہوتی ہے۔ وہ دکھلاتا ہے قدرتی وجود کیوں جیتے کیوں مرجاتے ہیں۔ اور آخر اُس شرط کا بیان کرتا ہے جس میں کوئی وجود کبھی نہیں مریگا۔ جس میں وہ ایک دائمی اور کامل زندگی رکھیگا۔ البتہ یہہ اسکے لئے صرف ایک خیال ہے۔ ہمیشہ کی زندگی بائی آلوجی (یعنے علم زندگی) کا ایک وہم ہے۔ کیونکہ وہ شرائط جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے ضروری ہیں اس نیچری دنیا میں موجود نہیں ہیں +

مسٹر سپینسر صاحب کا بیان پیش کرنے سے پہلے اگر ہم بائی آلوجی کی چند سادہ حقیقتوں کا ذکر کرکے اُس بیان تک رفتہ رفتہ پہنچیں تو وہ زیادہ سمجھ میں آسکیگا یعنے اُن حقیقتوں کا جنپر وہ بیان مبنی ہے۔ اس سے پہلے ہم نے موت کے مضمون پر غور کرتے ہوئے معلوم کیا کہ زندگی کے درجے ہیں۔ اُس سے مراد یہہ ہے کہ بعض زندگیوں کا محیط (Environment) کے ساتھ زیادہ اور پورا تعلق ہے بہ نسبت اوروں کے۔ اور پھر تعلق کا مقدار خلقی ترکیب کی زیادہ یا کم پیچیدگی کی وجہ سے ٹھہرا ہوا ہے۔ مثلاً امیبا (ایک جانور ہے) جیسی سادہ بناوٹ والا وجود بہت ہی تھوڑے تعلق رکھتا ہے۔ یعنے وہ صرف ایک شفاف بے وضع لعاب کا تھیلا ہے۔ جسکے لئے قدرتی ترکیب نے کچھ نہیں کیا ہے اور اس لئے وہ محیط کے نہایت چھوٹے حصے سے تعلق یا رشتہ رکھ سکتا ہے۔ لیکن ایک کیڑا جو بہت اپنی زیادہ تر پیچیدہ بناوٹ کے زیادہ تر وسیع حصہ کے ساتھ رشتہ رکھتا ہے۔ قدرت نے اسکو کئی طرفوں سے محیط کو پہنچنے کے لئے خاص طاقتیں دی ہیں۔ اس میں امیبا کی نسبت زیادہ زندگی ہے۔ اور لفظوں میں یہہ کہ وہ اعلیٰ جانور ہے۔ پھر انسان کے جسم کے مختلف قسم کے تعلقات ہیں۔ وہ اپنے گھیروں کے ساتھ زیادہ تر وسیع رشتہ رکھتا ہے۔ اور اسلئے وہ زیادہ اعلیٰ ہے۔ زیادہ جینے والا ہے۔ اور یہہ **قانون** کہ زندگی کا درجہ اُسی قسم کا ہوتا ہے جیسا اسکے تعلقات کا درجہ ہوتا ہے۔ جاندار چیزوں کے سارے سلسلہ میں سے چھوٹی چیز پر بھی عائد ہوتا ہے +

ہم معلوم کرینگے کہ پیچیدگی اور عمر درازی میں ایک خاص رشتہ ہے اور اسکا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ موت اس حال میں آتی ہے جب محیط میں کوئی تبدیلی ہو اور قدرتی بناوٹ اپنے تئیں اس تبدیلی کے مطابق کرنے میں عاجز آ جائے تو اس سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ وجود جو اپنے تئیں جلدی اور کامیابی کے ساتھ مطابق کر سکتے ہیں وہ زیادہ دیر تک جئینگے۔ مثلاً ہر ایک حیوان کی محیط میں بعض چیزیں ہیں جو صراحتاً یا اشارتاً زندگی کے لئے نقصان کا باعث ہیں۔ اگر اسکے تعلقات کا سامان اسقدر پورا نہیں ہے کہ ہر ممکن حالت میں اُن خطروں کو باز رکھے تو ضرور ہے کہ فوراً یا کچھ دیر میں وہ زیر ہو جاوے۔ پس وہ وجود جنکے تعلقات کا سامان پورا ہے یعنے نہایت اعلیٰ اور نہایت پیچیدہ بناوٹ جو کہ پیچیدہ صورتوں پر ظاہراً فوقیت رکھتی ہے وہ اپنے تئیں زیادہ تر کامل طور سے اور اکثر بار خطروں کے مطابق کر سکتی ہے۔ یعنے زیادہ جی سکتی ہے +

اس بیان کو اُٹھانے سے یہہ بات زیادہ صاف ہو جائیگی کہ جسقدر حیوان کی اعلیٰ ترکیب کم ہے اُسیقدر اُسکو اپنی محیط کے ساتھ طول عرصہ تک رشتہ رکھنے کا کم موقعہ ہوگا۔ اُسکی زندگی کے زمانہ میں کسی نہ کسی وقت ایسی حالات ضرور واقعہ ہونگے جنکے ساتھ اسکی نا بڑھنے والی ترکیب اپنے تئیں مطابق نہیں کر سکتی۔ چنانچہ سیڈوسہ جو پانی کی لہر کے ذریعہ سے کنارے پر آ پڑے وہ اُس نئی محیط کے ساتھ اپنے تئیں ایسا بے تعلق پاتا ہے کہ اُسکو اپنی جان گنوانی پڑے گی۔ اگر وہ اندرونی تبدیلی سے اپنے تئیں بیرونی تبدیلی کے مطابق کرنے کے قابل ہوتا یعنے نئے محیط کے ساتھ کافی رشتہ رکھ سکتا۔ چنانچہ رینگنے لگتا جیسا کہ اول مچھلی کرتی اور یوں اپنے اُسی محیط میں چلا جاتا جسکے ساتھ اُسکا رشتہ تھا تو اُسکی جان بچ جاتی +

پرندہ اپنی زیادہ پیچیدہ ترکیب کی وجہ سے زیادہ تر وسیع محیط پر حکم رکھتا ہے۔ وہ پہلے ہی سے ایسے تدارک کر سکتا ہے جو سیڈوسہ نہیں کر سکتا۔ خوراک حاصل کرنے کے لئے اُسکو بڑھکر سہولتیں ہیں۔ اسکے رشتے ہر طرح پیچیدہ ہیں۔ اور اسلئے چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کو زیادہ عرصہ قائم رکھ سکے۔ تاہم اور بھی زیادہ تر وسیع میدان ہے جسپر اُسکا کچھ حکم نہیں ہے۔ اُسکی اندرونی تبدیلی کی طاقت اسقدر کامل نہیں ہے کہ کل بیرونی تبدیلیوں کے ساتھ نسبت رکھ سکے۔ اور وہاں تک اُسکی زندگی کا قیام محفوظ نہیں ہے علاوہ اسکے اسکا رشتہ اُن بیرونی شرائط کی نسبت بھی محدود ہے جنکے ساتھ وہ صرف کسیقدر قائم ہوا ہے۔ مثلاً کسی چڑیا کو معمولی حالتوں میں اسباب کی بابت کچھ تکلیف نہیں ہوتی کہ اپنے تئیں حالت گرمی و سردی کی تبدیلیوں کے مطابق کرے لیکن اگر یہہ تبدیلیاں اس حد سے بڑھکر ہو جاویں جہاں اسکی قوت اپنے تئیں اُنکے مطابق کرنیکی زائل ہوتی ہے جیسا نہایت سردی میں۔ تو قدرتی بناوٹ اُس شرط کو پورا

بسر کرنے کی وجہ سے مغرور ہو کر ہلاک ہو وے - مگر انسانی وجود اس بیرونی شرط کے مطابق بھی ہو سکتا ہے اور اندرونی شرط کے مطابق بھی ہو سکتا ہے جنہیں دیگر ادنی وجود بلا شک عاجز ہونگے۔ انسان کے تعلقات یا رشتے محیط کے سب سے وسیع میدان کے ساتھ ہیں اسواسطے چاہئے کہ وہ زندگی کو سب سے زیادہ بڑھا سکے - اس سے ظاہر ہے کہ جیوں جیوں زندگی کے سلسلہ میں بڑھتے ہیں تیوں تیوں عمر درازی کے سلسلہ میں بڑھتے ہیں + (باقی آئندہ)

راقم

(پادری) جی ایل ٹھاکر داس (گجرانوالہ)

اور (مسیح) آسمان پر چڑھ گیا

سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۴

۱۸۸۹ء

بعضے مسیحی معلموں نے اُسکا مجسم ہونا اور آسمان پر چڑھ جانا یوں بیان کیا ہے کہ جب مسیح مجسم ہوا تب اُسنے اُس خدا کی صورت کو جو ازل سے رکھتا تھا اُتار پھینکا اور اپنے آپ کو محدود بنا کر انسان کی شکل کو اختیار کیا یہہ لوگ صعود کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ ضرور اسکے وسیلہ سے نقل مکان کر کے دنیا سے آسمان میں داخل ہوا ہم یہہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا خداوند انسانیت کی حیثیت میں صرف ایک ہی جگہہ میں موجود ہے - لیکن اُسکی ہستی کی صورت صرف انسانی ہے - نہ کہ الٰہی - مشہور مفسر ابراڈ صاحب نے کہا کہ خدا کا اکلوتا بیٹا انسانی روح بنا اور اپنے واسطے مریم کے شکم میں ایک جسم پیدا کیا - اور اُسکے شکم سے انسان پیدا ہوا اس انسانی ذات میں دو حصے تھے - پہلے وہ چیزیں جو انسانیت کے لئے ضروری ہیں یعنے بدون اُن کے انسان انسان نہیں ہے - دوسرے وے چیزیں جو انسان میں عارضی اور متغیر ہیں مثلاً کمزوری موت اور دُکھ میں مبتلا ہے دوسری خصوصیت مسیح نے صعود کے وقت بالکل اُتار پھینکی اور اب آسمان میں موجود ہے بحیثیت جلال والی انسانیت کے وہ کہتے ہیں کہ مسیح نے ہمیشہ کے لئے خدا کی صورت کو اُتار پھینکا اور انسان کی صورت اختیار کی اور اسی انسان کی صورت میں اب وہ آسمان پر ہے - اور اپنی روح کے وسیلہ کلیسیا اور دنیا پر حکومت کرتا ہے - مکان کی نسبت وہ دنیا سے غیر حاضر ہے لیکن قوت کے وسیلہ سے وہ اپنے لوگوں کے نزدیک اور درمیان موجود ہے - مسیح کی انسانیت کی قوت سے حاضری کو ہم مانتے ہیں لیکن اس بات کو نہیں مانتے کہ اُسنے خدا کی صورت کو بالکل اُتار پھینکا اور انسانی روح بنا اور ہمیشہ کو انسانیت کی حالت میں رہیگا - اگر یہہ سچ ہو تو مسیح فقط آدمی ہے اور خدا نہیں - مثلاً اگر ایک جوان آدمی اپنے آپ کو محدود اور چھوٹا کرتا ہوا لڑکے کی صورت تک پہنچ جاوے اور اُسی صورت میں ہمیشہ کو قائم رہے تو لڑکا ہی سمجھا جاویگا نہ کہ جوان اسیطرح اگر کوئی آدمی اپنی عقل کھو بیٹھے اور بے عقل بنجاوے تو وہ بے عقل ہی کہلاویگا یا حیوان بنجاوے اور فقط حیوان کی طاقت اور قوت رکھے تو اسکو حیوان کہینگے نہ انسان اسیطرح اگر خدا کا بیٹا انسان بن گیا ہے اور انسانیت میں ہمیشہ کو رہتا ہے تو وہ انسان ہے نہ خدا +

انجیل کی مطابق مسیح کا صعود ایک ضروری امر تھا +

(۱) ضرور اسواسطے تھا کہ مسیح آسمان سے آیا آسمان اسکا گھر تھا اور آسمان اُسکی سکونت کے لائق ہے - اسلئے جبتک یہہ دنیا گناہوں سے پاک نہ ہو جبتک نیا آسمان اور نئی زمین نہ بنے یہہ دنیا اُسکے رہنے کے لائق نہیں ہے +

(۲) مسیح کا صعود سردار کاہن کے کام کے تمام کرنیکو ضرور تھا - اُسنے اپنے آپ کو اس دنیا میں قربان کیا ضرور تھا کہ اُس قربانی کے لہو کے ساتھ آسمان سے گذر کے خدا کی حضور حاضر ہو - ضرور تھا کہ وہ آسمان پر جا کر اپنی امتوں کیواسطے خدا کے حضور سفارش کرے - جیسا وہ ہمارے گناہوں کیواسطے موا قبر میں ویسا ہمیں راستباز ٹھہرانے کے لئے پھر جی اُٹھا - یہہ سب باتیں یہودیوں کے بیچ میں قربانی کی رسم سے ظاہر تھیں اُنکے بیچ میں دستور تھا کہ قربانی کا جانور ہیکل کے باہر ذبح کیا جاتا تھا - سردار کاہن قربانی کا لہو اور خوشبو لیکر پردہ کے اندر پاکترین جگہہ پر ہیکل میں داخل ہوتا تھا اور وہاں کفارہ گاہ میں عہد کے صندوق پر چھڑک دیتا تھا جو کام سردار کاہن اس دنیا کی ہیکل میں کرتا تھا ضرور ہوا کہ ہمارے اقرار کا سردار کاہن بھی اس کام کو آسمانی ہیکل میں پورا کرے اس مضمون کا پورا بیان عبرانیوں کے خط میں کیا گیا ہے +

(۳) خداوند اپنے شاگردوں کو فرماتا ہے تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیجدونگا - اسواسطے مسیح کا جانا شاگردوں کے لئے ضرور تھا مسیح نے نجات کا کام پورا کیا - لیکن شاگردوں کو اُس کام سے فائدہ تب ہی ہوا جب روح القدس کے وسیلہ سے اُس پر ایمان لائے یہہ روح القدس ہی کی مدد سے ہے - کہ آدمی گناہوں سے مقر ہوتے ہیں اپنی لاچاری کو پہچانتے ہیں اور مسیح کے پاس نجات کی تلاش کرتے ہیں ماسوا اس کے نبیوں نے روح القدس کے نزول کی نبوت کی تھی اُنہوں نے بیان کیا تھا کہ مسیح کے زمانہ کی ایک خاص خصوصیت یہہ ہوگی ضرور تھا کہ یہہ نبوتیں پوری ہوں - روح القدس کی نعمت حاصل کرنیکے لئے مسیح کا آسمان پر چڑھ جانا ضرور تھا - وہ اُٹھایا گیا تاکہ روح القدس کے وسیلہ سے لوگوں کو توبہ اور گناہ کی معافی بخشے ہر زمانہ سے اور ہر قوم سے اُنکو اکٹھا کرے اس کام کو پورا کرنیکے لئے آسمان کا تخت سب سے اچھا تھا +

(۴) مسیح نے اپنے غمگین شاگردوں کو فرمایا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہہ تیار کروں اور جس حال کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہہ تیار کرتا تو پھر آؤنگا - اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا - تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو اس کام کو پورا کرنیکے لئے ضرور تھا کہ مسیح آسمان پر جاوے +

(پادری) اے - سی - چٹرجی (ہوشیارپور)

مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۸۹ء

مُبشرِ انجیل

ایڈیٹر صاحب

چونکہ مبشرِ انجیل کی ضرورت ہر ایک مسیحی ایماندار جان چکا ہے۔ اسلئے اسکی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ خصوصاً وے ایماندار مسیحی جنکے رشتہ غیر اقوام میں ہیں۔ وہ اُنکی بھلائی کیواسطے ایسی ماہواری یا ہفتہ واری رسالہ کی (اگر ہووے) بہت ضرورت سمجھتے ہیں۔ تاکہ کسی طرح وے بھی۔ خداوند مسیح کی بادشاہت میں شامل ہوویں۔ کسی طرح اُنپر مسیحی دین کی حقیقت ثابت ہو جاوے۔ خداوند چاہے تو ہماری دُعائیں بارور ہونگی اور خداوند ہماری مدد کریگا +

خداوند کے ایک ایسے ہی برگزیدے نے جنہوں نے ابھی ہمکو اپنا نام ظاہر کرنیکی اجازت نہیں دی۔ بجائے اٹھ روپیہ سالانہ کے للعہ ٥ روپیہ سالانہ دینا منظور کیا ہے۔ خداوند اُنکو اپنی خوشی میں شامل کرے۔ اور بجائے ٥ کے ١٠ شہروں پر اختیار دے +

اے مسیحی بھائیو اُٹھو۔ بیدار ہو۔ ہشیار ہو۔ اپنے مال سے خیرات کرو۔ لاچاری سے نہیں بلکہ خوشی سے۔ یہہ کام فقط خداوند کے جلال اور اُسکی سلطنت کی ترقی کیواسطے ہے۔ چونکہ آپ بھی اُس کی وفادار رعایا میں سے ہیں۔ لہذا فرض ہے۔ کہ اپنے حقیقی بادشاہ کیواسطے اپنی جان و مال فدا کرو +

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ ہمارے عزیز اور بزرگ منصف شیر سنگھ صاحب باجوہ نے اِسکا امین ہونا منظور فرمایا ہے اور دیگر امداد میں بھی وہ اپنی مخیر عادت کے موافق بہت کچھ اِسکام میں حصہ لینگے +

سو جو صاحب مہربانی سے قیمت ادا کرنا چاہیں۔ (کیونکہ بغیر پیشگی وصول قیمت و عطیہ کے یہہ کام چلنا مشکل ہے) سو ذیل کے پتہ پر ارسال فرما دیں۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سردار شیر سنگھ صاحب باجوہ منصف مسیحی المذہب۔ انشا اللہ آئندہ ہفتہ ذرا اَور کچھ تفصیل سے قیمت کی نسبت تحریر کرونگا اے خداوند تو اپنے بندوں کی مدد کر۔ جنکا بھروسہ تجھپر ہے +

نارو وال۔ ضلع سیالکوٹ
٥ جون ١٨٨٩ء

صلیب کا خادم
واعظ

خبریں

لاہور میں عنقریب ایک مذہبی دنگل آریا سماج اور دہرم سماج میں ہونیوالا ہے۔ **پونہ** میں طوفان آیا ایک عورت معہ بچے بجلی کی جھپٹ میں آگئی۔ عورت تو مرگئی مگر بچہ بچ گیا۔ ایشور کی کارسازیوں کا کون انت لے سکتا ہے۔ **ریلوے سٹیشن** لاہور پر ایک جاٹ عورت گرفتار ہوئی۔ جسکا پیشہ عورتوں کی خرید فروخت بیان کیا جاتا ہے۔ یہہ عورت میانیہ سے تین لڑکیاں خرید کر سندھ کو لیجانے والی تھی کہ ایک لڑکی نے جانے سے انکار کیا اور افشائے راز کر دیا۔ **راولپنڈی** میں ایک شخص جسکو چار برس کی قید کی سزا کا حکم ہوا تھا احاطہ کچہری کے اندر سے مفرور ہو کر مفقود الخبر ہے۔ **ہز ہائینس** مہاراجہ میسور کے محلات میں بجلی کی روشنی ہوا کریگی۔ **کناڈا** میں سخت طوفان نے گیہوں کی پیداوار کو بڑا نقصان پہنچایا۔ **ماہ** اپریل ٢٥ ویں تاریخ شہر لکھنؤ کے محلہ بانس منڈی میں شیعہ اور سُنیوں کے بیچ سخت لڑائی صرف ایک مسجد کے بارے میں ہوئی کیونکہ دونوں فریق چاہتے تھے کہ اُسمیں نماز پڑہیں شیعہ کہتے تھے کہ ہم پڑہینگے اور سُنی کہتے تھے کہ ہم پڑہینگے اور انجام یہہ ہوا کہ قریب ٢٥ آدمی زخمی ہوئے اور کوئی چھہ آدمیوں کو ضرب شدیدآئی دیکھئے آگے کیا ہو۔ **خبر ہے** کہ افواج امیر کابل اور امیر بخارا بر سرِ جنگ جمع ہوگئیں دونوں کے درمیان ٢٠ میل کا فاصلہ ہے۔ امیر بخارا کو روس نے مدد دی ہے۔ **ایڈنبرگ** میں ٦٠٨٠٥ عورتوں نے جو پرہیزگاری کی جماعت میں شریک ہیں اپنے دستخط کئے ہیں تاکہ شراب کا محکمہ بند کیا جاوے۔ آفرین ہے۔ **دو لاکھ** دس ہزار آدمیوں نے سوڈان کے بادشاہ کو شراب کی تجارت بند کرنے کے لئے عرضی دی ہے **موضع** بھیرہ میں بدست پادری۔ اے سلیمن صاحب ٣٠ مئی کو چار شخصوں نے بپتسمہ پایا۔ اور **بمقام** الہ آباد بدست پادری۔ ڈبلیو۔ آر۔ بوین صاحب بتاریخ ٢٥ مئی ١٨٨٩ء کو ایک عورت کو بپتسمہ ہوا اور ٢٦ مئی کو دو آدمیوں کو بپتسمہ ہوا **بمقام** کٹرہ ضلع لکھیم پور ٢٥ ماہ گذشتہ کو بدست پادری کنھیا سنگھ صاحب ایک برہمن کو بپتسمہ ملا۔ **کلکتہ** کے تالاب بیماری کے خطرے سے پُر کئے جارہے ہیں۔ قریب ٢ ارب کے خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ **نیشنل** کانگرس کا چوتھا جلسہ ٢٦ دسمبر ١٨٨٩ء کو بمبئی میں ہوگا۔ **اہل** تبت سخت مخالف ہیں کہ عیسائی پادری اُن کے ملک میں نہ رہیں۔ **انگلش** بحری طاقت میں سات سو جہازوں کی دفعتاً منظوری نے جرمن میں بڑی حیرت پیدا کی۔ **یادگار** سب کو معلوم ہے کہ زار روس کو پچھلے دنوں میں معہ ملکہ اور ہمراہیوں کے سفر ریل میں سخت صدمہ پہنچا تھا۔ اُسکی یادگار میں اُس گانو کے ایک گرجہ گھر میں کہ جسکے قریب یہہ واقعہ گذرا تھا ایک چاندی کا گھنٹہ لگا دیا گیا ہے۔ یہہ اُس مقررہ وقت پر جبکہ ریل کو صدمہ پہنچا تھا ہمیشہ بجایا جائیگا۔ **میانی** ضلع شاہپور میں ایک صابون بنانیکا کارخانہ جاری ہوا۔ **بعض** اخبارات بہت زور دے رہے ہیں کہ ایڈیٹروں کی ایک سالانہ کانفرنس اسبات کی بابت ہونی چاہئے کہ وہ متفق ہو کر اخبارات کی قدر و منزلت بڑھانے کے اسباب پر غور کیا کریں۔ **مہاراؤ** راجہ الور کا خطاب آئندہ کو مہاراجہ صاحب بہادر ہوا۔ **راوی** میں متصل دلہوزی ایک کشتی آدمیوں سے بھری ہوئی غرق ہوئی۔ **مہدی** سوڈان نے ایک اور خط بنام قیصر ہند بذریعہ قاصد بھیجا۔ اُسمیں لکھا ہے کہ اطاعت قبول کریں۔ ورنہ شاہ ابی سینا کی سی درگت ہوگی۔ شاہ مذکور کو جو خطوط قیصر ہند نے لکھے وہ بھی بدست قاصد ارسال ہوئے اُنکا خلاصہ یہہ تھا۔ کہ حملہ اٹل ہوگا۔ بعد نہ کہنا خبر نہ کی لو مانو ورنہ سزا چکھو گے۔

مدراس کے ۹ - اور مجسٹریٹوں سے رشوت ستانی کے جرم میں فوجداری کے عام اختیارات واپس لئے جاوینگے **نور افشاں** پھر بہی لوگ نیشنل کانگرس کے ممبر بنکر تجویزیں سوچینگے - مسٹر ہیو صاحب سٹیشن ماسٹر بنگال نے اپنی تنگدستی کی وجہ سے خودکشی کرلی - **باندا** میں ایک تحصیلدار اور ایک قانون گو رشوت ستانی میں ماخوذ ہیں - **انگریزی اخبارات** راوی ہیں کہ گورنمنٹ ٹرکی پر زار روس بہت زور ڈال رہے ہیں کہ وہ در پردہ روس کے ساتھ خفیہ عہد قائم کریں - **فیصلہ** ہوگیا ہی کہ محکمہ مال و زراعت کا بڑا حصہ سردیوں میں بھی شملہ ہی میں رہے کیونکہ کلکتہ میں اُنکے دفتر کی عمارت از سر نو تعمیر ہونیوالی ہی - **سہارنپور** سے نوٹوں کی چوری کے مقدمہ میں ۲۲ - آدمی ماخوذ ہیں - **انگلستان** میں سب سے متمول شخص ڈیوک آف ویسٹ منسٹر ہیں جو بیس کروڑ کے مالک ہیں - **خفیہ پولیس** کلکتہ میں عورات کنسٹبل بھی مقرر کی گئیں - **مراد آباد** کا ٹھیکیدار نصیر اللہ بجرم خیانت ۲۰ ہزار روپیہ گرفتار ہوا - **بمبئی** میں ایک دیسی سوداگر کے ۱۲ ہزار کی چوری ہوئی - پتہ ندارد - **بریلی** میں ریلوے بابوؤں کی تخفیف کا بازار گرم ہی - **نیا نشہ** - کہتے ہیں کہ سوکھی چاء کے چبانے سے نشہ پیدا ہوتا ہی - **سگار** بھی بجائے تمباکو کے چاء کے پتوں سے بننے لگے - **سلطان روم** کے پایہ تخت پر روس نے قابض ہونیکی خواہش جتائی ہی - مگر سلطان اُسکی باتوں میں نہیں آتے وہ تاوان جنگ مانگتا ہی +

سول لکھتا ہی کہ اگرچہ بہت کم خبریں سُنی گئی ہیں مگر اسمیں کچھ شک نہیں کہ روسی فوجیں سرحد افغانستان کی طرف پھر بڑھنی شروع ہوگئی ہیں - یہہ صرف بڑھنا ہی نہیں بلکہ سرحد کو مضبوط کرنا ہی - حال کی خبر سے معلوم ہوتا ہی کہ اور تازہ فوجیں بوساخانہ میں پہنچ گئی ہیں جو ایک منزل [illegible] سے پرے اور سرحد اور پنجدہ اور بالا مرغاب کیطرف ہیں - اسی

امریکہ سے ایک حادثہ عظیم کی خبر آئی ہی کہ [illegible] برگ کے قریب جانس ٹون میں کثرت بارش سے ایک بڑا تالاب پھٹ گیا - پانچ ہزار گھر بہتے اُکھڑ کر بہ گئے - [illegible] اور دارجینیا (?) کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہی کہ قریب آٹھ دس ہزار کے آدمی غرقاب ہوئے - اور ڈھائی کروڑ ڈالر کے قریب روپیہ کا نقصان ہوا + ا -

بمبئی میں پولیس کی کاروائی کے لئے جو بل اُس صوبہ کی لیجسلیٹو کونسل میں پیش ہوا ہی اُسمیں یہہ دفعہ بھی بڑہائی گئی ہی کہ جو کوئی کسی شارع عام یا کوچہ میں فحش الفاظ زبان پر لائیگا - یا کسی اخبار یا رسالہ کے ذریعہ سے فحش تحریر مشتہر کریگا - وہ مواخذہ کے قابل متصور ہوگا - اور یہہ جرم دست اندازی پولیس کے قابل متصور کیا جاویگا + م - ن -

نور افشاں اگر ایسا ہی حکم پنجاب کی پولیس میں بھی ہو جاوے تو بہت خوب ہو کیونکہ یہہ بات پوشیدہ نہیں ہی - کہ آج کل بہت گندے اور فحش گیت اکثر میلوں وغیرہ پر اور شادی کی تقریب پر گائے جاتے ہیں اور تماش فحش تحریریں بھی اکثر مشتہر کی جاتی ہیں - کاش کہ گورنمنٹ اِس کا تدارک ضرور کرے +

گوجرانوالہ - سالانہ رپورٹ امتحان مدارس کے نتیجے ظاہر ہوتے ہیں اکثر مدرسین کو جرمانہ ہوا ہی - کوئی ایک آدھ علیحدہ بھی ہوگیا ہی - عموماً اِس ضلع کا نتیجہ امتحان اچھا نہیں رہا + ع - و -

ایک اخبار میں بیان کیا گیا ہی کہ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے اختیارات حاصل کر لینے پر اُن کے یورپین اتالیق مسٹر سائیم صاحب واپس آجائینگے - اور بجائے کرنیل ہالرائڈ صاحب کے جو پلنشن پر جانے والے ہیں سر رشتہ تعلیم پنجاب کے ڈائرکٹر مقرر ہونگے + ک - ن -

عجیب خبر - بھوپال کی ایک قصباتی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہوا - خاوند عورت کی شکایت کرتا تھا کہ یہہ ڈاین ہی اِسکے بچے نہیں جیتے - ہوتے ہی مرجاتے ہیں عورت نے کہا کہ میں اسواسطے اِسکے یہاں رہنا نہیں چاہتی کہ یہہ کا باوا میرا سب دودھ پی جاتا ہی - اور بچے پھڑک پھڑک کر مر جاتے ہیں - یہہ شخص نیچ قوم کا ہندو ہی - مردوے کو جانے کیا علت ہو گئی ہی - کہ جورو کا دودھ شیر مادر سمجھکر نوش کرجاتا ہی +

بقول خیر اندیش پنجاب یونیورسٹی نے تجویز کی ہی کہ آئندہ تین قسم کے امتحان انٹرنس ہوا کریں - ایک امتحان داخلہ اس غرض سے ہوا کرے کہ جو طلبا رُڑکی کالج یا میڈیکل کالج میں داخل ہونا چاہتے ہوں اُسکے ذریعہ وہ اُن کالجوں میں جگہہ حاصل کر سکیں - دوسرا امتحان داخلہ دفتروں کی ملازمت کیواسطے ہوا کرے جسمیں زیادہ تر ریاضی اور رجسٹروں کی ترتیب وغیرہ کا امتحان ہو - اور تیسرا امتحان داخلہ اُن لوگوں کیواسطے ہوا کرے جو بی - اے - اور ایم - اے وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کرنے کیواسطے تیار ہونا چاہیں +

بادشاہی مسجد لاہور کے مینار سے ایک آدمی گرکر مرگیا - لوگوں نے اُسے پانی پلانا چاہا مگر اُس نے اسوجہ سے کہ اُسکو روزہ تھا پانی پینے سے انکار کرکے مرنا قبول کیا +

حضور ویسرائے نے حکم دیا ہی کہ جدید ایکٹ کے مطابق گز کی لمبائی کا نفاذ ۱ جولائی سے عمل میں لایا جاوے - جدید نمونہ کے گز کلکتہ میں سرکاری محکمہ پیمائش سے دستیاب ہو سکتے ہیں +

اسحاق خاں کے تین بھائی سردار نور محمد خاں - محسن خاں اور ہاشم خاں جو کابل سے پشاور میں آ گئے تھے اُنہیں حکم ہوا ہی کہ مرزا پور میں چلے جاویں - جہاں اُنکو دس روپیہ یومیہ گذارا کیواسطے ملا کریگا - یہہ چنھر گڈہ میں جو کلکتہ کے متصل ہی ٹھہرائے جاوینگے +

لطیفہ ایک نیچری ایک دیسی ریاست میں نوکری کرنے گئے - دفتر میں دیوان جی نے اسطرح کہا چھوٹے چھوٹے بال - ٹوپی سر پر لال پیچھے اُسکے دُم - کالے جیسے گندم - منہ میں جلتا حقہ تن میں جاکٹ جیب میں پاکٹ - رانوں میں پتلون پاؤں میں بوٹ - ہاتھ میں لکڑی ساتھ میں کتا - کتیوں کے شائق - ملازم ہونیکے لائق - گوروں سے الفت - کالوں سے نفرت ....

بس بس جلد تمام - راقم ایک ہیر نیچری ہے ۔ آج سول میں بڑے افسوس سے پڑھا ہی کہ وار برٹن صاحب سابق ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ کی میم صاحبہ ۱۶ - ماہ حال کو امرتسر میں رحلت فرما گئیں +

غزل

طبعزاد بابو کیدار ناتھ تخلص بہ منّت از سہارنپور

کیا رو جسکو سماروں نے سرتا سر مسیحا ہی
ہوا آخر کو کونے کا وہ پتھر مسیحا ہی

جگر میں پہلو میں سر میں بیان بر مسیحا ہی
زبان پر ناطقہ پر قلب پر لب پر مسیحا ہی

وہی تھا پیشتر اب ہی وہی آگے وہی ہوگا
ہوالاول ہوالاوسط ہوالآخر مسیحا ہی

اُڑوں لیکر صلیب عیسوی عرش معلّی پر
ادھر روح القدس بازو اُدھر شہپر مسیحا ہی

یہہ دو ماہتیں اُسکی ہیں لیکن ایک شخصیت
مجسم خالق اکبر بشر بے سر مسیحا ہی

خطر کیا بحر احمر ہو کہ یردن کی ندی ہونا
ہمارے ذورقِ ایمان کا لنگر مسیحا ہی

نصیب غیر ہو جام مئے احمر کی مدہوشی
پلاتا ہم کو اپنے خون کا ساغر مسیحا ہی

ہوا قربان دیا پیغام اب ہی سلطنت کرتا
ملک سردار کاہن اور پیغمبر مسیحا ہی

میان قبضہ ہی اب ذوالفقار انجیل کی منّت
سپر روح القدس چار آئینہ بکتر مسیحا ہی

دیگر

ہم گنہگاروں کو یہہ پیار خدا کرتا ہی
اپنے فرزند کو فدیہ میں فدا کرتا ہی

دم میں مردے کو اُٹھا کر جو کھڑا کرتا ہی
ثابت اپنے کو خدا ابن خدا کرتا ہی

اُسکو دیتا ہی خدا باپ اجابت کا شرف
نام سے جو کہ مسیحا کے دُعا کرتا ہی

اُسپر انجیل کی تعلیم کا سایہ بھی نہیں
جو کہ ہمسایہ کو ناراض و خفا کرتا ہی

بخشش جرم ہی پھر طاعتِ مصلوب کہ وہ
کام سے پیشتر انعام عطا کرتا ہی

اعتراضات کا پہنے نہیں اغیار لباس
بھیس بدلے ہوئے ابلیس پھرا کرتا ہی

بھول کر رازق و ستار خدا کو منّت
کیوں خور و پوش کی اُلجھن میں پڑا کرتا ہی

غزل

امیر خان عرف استغفان تخلص بہ میر
ڈیوٹی اسکول الہ آباد

ہمدرد میرا کوئی مسیحا سے زیادہ
مجھکو نہ ملا کوئی مسیحا سے زیادہ

اس گلشن ہستی میں کہیں تونے بھی دیکھا
اے باد صبا کوئی مسیحا سے زیادہ

ہمدرد جگر سوز و خطا بخش کہاں ہو
اے بار خدا کوئی مسیحا سے زیادہ

گوش مہ و خورشید سے اے گمبد گردوں
تونے بھی سنا کوئی مسیحا سے زیادہ

کب پیدا ہوا راست کہو صاف بتا دو*
اے ارض و سما کوئی مسیحا سے زیادہ

ایکدم میں کیا مردۂ صد سالہ کو زندہ
کب ہوگا بھلا کوئی مسیحا سے زیادہ

رکھ اُسپہ تو ایمان امیر اے دل صدچاک
حامی ہی تیرا کوئی مسیحا سے زیادہ

---

* اس شعر میں قدرے ردّو بدل کی گئی ہی۔ ایڈیٹر

لودیانہ

اس ہفتہ میں گرمی دو تین روز سے پھر ایسی شدت سے پڑنے لگی ہی کہ الامان والحفیظ۔ مقیاس الحرارت قریب سئو درجے پر ہی۔ کسی قدر بیماری بھی چیکنے لگی ہی +

سُنا ہی کہ جمعے کے روز مولوی عبدالعزیز صاحب کے مدرسہ کی بابت ایک بڑا جلسہ ہونیوالا ہی +

ہمارے شہر میں ڈاکٹر برج لال صاحب اسسٹنٹ سرجن کا دم بھی غنیمت ہی۔ بڑے خلیق اور مہربان ہیں۔ پتھری نکالنے میں ڈاکٹر صاحب کو بڑے کمال درجے کا تجربہ ہی۔ دیگر جگہوں سے بھی بعض بعض لوگ یہاں پر اس مرض کا علاج کروانے کے لئے آئے ہیں۔ اور تندرستی پا کر گئے ہیں۔ چنانچہ ضلع انبالہ قصبہ مورنڈہ کا ایک باشندہ اپنے ایک لڑکے کو جسکو یہہ مرض تھا لایا اور ایک بڑی پتھری ڈاکٹر صاحب نے نکالی اور وہ دعائیں دیتا ہوا اپنے بیٹے کو بڑی خوشی سے لیکر چلا گیا +

جمنا پرشاد آریا اسکول میں نئے معلم بھرتی ہوئے ہیں +

اشتھار

میرے پاس لودیانہ چیک (گبرون) ہر قسم کا اور لودیانہ فلیل (پٹو) اور میز اور پلنگ کی چادریں۔ اور چھوٹے اور بڑے تولئے بیچنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جس قسم کا اور کپڑا کسی صاحب کو درکار ہو فوراً تیار کروایا جا سکتا ہی۔ بہت نفع بھی نہیں لیا جاتا۔ جس صاحب کو ایسے کپڑوں کی ضرورت ہو وہ میرے ذیل کے پتہ پر مجھے حکم بھیجے حکم کی تعمیل فوراً کیجاوے گی +

المشتھر

لہنا سنگھ عیسائی کلانہ مرچنٹ مشن کبوتر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا